

## الجواب حامداً ومصلحاً

گائے کا گوشت بلاشبہ حلال ہے، اور اس کا کھانا بلا کراہت جائز ہے، بعض روایات حدیث میں گائے کے گوشت کو بیماری کہا گیا ہے، یہ حدیث الفاظ کے تھوڑے بہت فرق کے ساتھ مختلف کتب حدیث میں مذکور ہے، مستدرک حاکم کے الفاظ یہ ہیں:

عليكم بالبيان البقر وسمناتها ولياكم ولحومها فإن ألبانها وسمناتها دواء وشفاء ولحومها داء۔

آپ نے سوال میں جو اردو عبارت نقل کی ہے، اگر یہ بعینہ حدیث کا ترجمہ ہے تو ان الفاظ کے ساتھ کوئی حدیث نہیں مل سکی، تاہم گائے کے گوشت سے متعلق روایات کے بارے میں محدثین کا کہنا ہے کہ ان روایات میں مخصوص علاقوں کے لئے گائے کے گوشت کے طبی نقصان کو بتایا گیا ہے، یعنی گائے کے گوشت میں جو طبی نقصانات ہیں ان کے پیش نظر اس سے بچنے کا مشورہ دیا ہے۔ اطباء نے گائے کے گوشت کے متعلق کہا ہے کہ اس کا گوشت خشک ہوتا ہے، اور حجاز مقدس کی آب و ہوا بھی خشک ہے، خشک آب و ہوا میں خشک چیز کا استعمال مضر ہو سکتا ہے، چنانچہ اس سے بچنے کا مشورہ دیا گیا، اس کے برخلاف گائے کا دودھ اور مکھن تر ہیں جو خشک علاقہ کے لئے موزوں اور مفید ہیں، اس لئے آپ ﷺ نے گائے کے دودھ اور مکھن کو باعش شفا فرمایا؛ لہذا اگر کسی علاقے کا موسم خشک نہ ہو تو وہاں گائے کا گوشت مضر صحت بھی نہیں ہوگا۔ اور یہ سب تفصیل بھی اس وقت ہے جبکہ یہ حدیث صحیح ہو، اگر یہ حدیث ضعیف ہو جیسا کہ بہت سے محدثین نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے، تو اس حدیث سے گائے کے گوشت کو مضر ثابت کرنا ہی درست نہیں، اور خود آنحضرت ﷺ کا اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی کرنا صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ (ماخذ تہذیب: ۳۱: ج ۲، ۹۴، ۱۰۱، ۱۱۳)

فی مستدرک للحاکم: (حدیث رقم: ۸۳۹۹)

عن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال:

عليكم بالبيان البقر وسمناتها ولياكم ولحومها فإن ألبانها وسمناتها دواء وشفاء

ولحومها داء هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه۔

وفى السنن الكبرى للبيهقي: (ج ۹، ص ۳۴۵)

عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ان الله عز وجل

لم ينزل داء الا وضع له شفاء الا السام فعليكم بالبيان البقر فانها ترم من كل شجر۔ عن مليكة

بنت عمرو الجعفية انها قالت لها عليك بسمن البقر من النجاسة او من القرحتين فان رسول الله

صلى الله عليه وسلم قال ان ألبانها أو لبنها شفاء وسمنها دواء ولحمها أو لحومها داء۔



علیکم بالیان البقر وسمانها ولحومها فإن ألبانها وسمانها دواء وشفاء ولحومها داء رواه الحاکم عن ابن مسعود مرفوعاً قال فی الأصل وکبت فی جزأ ومما أوردته فی ما صح أنه صلی الله علیه وسلم ضحی عن نسیئه بالبقر ولكن قال الحطیمی هذا لیس الحجاز ویوسه لحم البقر وورطوبه لیسها وسمانها فکأنه یرى اختصاص ذلك به وقال فی التمییز وتساهل الحاکم فی تصحیحه وقد ضحی النبی صلی الله علیه وسلم عن نسیئه بالبقر وکأنه لعدم یمسر غیره أو لیان الحجاز وإلا فهو لا یتقرب إلی الله بالداء وقیل إنما خصص ذلك بالبقر فی الحجاز لیسه ویوسه لحم البقر وورطوبه لکبانها وسمانها واستحسن هذا التأویل -

وفی فیض القدير: (۴۵۸/۴)

علیکم بالیان البقر فبانها دواء وسمانها شفاء من کل داء كما فی الحديث الذی قبله ولحومها داء أحذروا أکلها فإن لحومها داء قال الحطیمی: إنما قال ذلك لأن الأغلب علیها البرد والیس وبلاء الحجاز قشیة بابسة فلم یأمن إذا انقسم إلی ذلك الهواء أکل لحم البقر أن یزیدهم یسا فیتضرروا بها وأما لبها فرطب وسمانها بارد ففی کل منها الشفاء من ضرر الهوى اهـ قال الزرکشى: وهو تأویل حسن قبل وهذا یعارضه ما صح أنه ضحی عن نسیئه بالبقر ابن النبی وأبو نعیم فی الطب النبوی ثم فی باب الطب عن ابن مسعود قال الحاکم: صحیح وأقره الفهیم وقال قنسی: قد تساهل الحاکم فی تصحیحه قال الزرکشى: قلت بل هو منقطع وفی صحته نظر فإن فی الصحیح أن المصطفى صلی الله علیه وسلم ضحی عن نسیئه بالبقر وهو لا یتقرب بالداء الخ والله سبحانه وتعالى أعلم

المودع

آصف نوید

دار الافتاء جامعه دار العلوم کراچی

محرم الحرام ۱۴۳۳ھ

۲۳ نومبر ۲۰۱۲ء

البحر صحیح

حسن

۱۲ - ۱۲۲۵۱ھ

الجواصحیح  
بیت الدار  
البحر صحیح

